رجسٹرڈ ایل پی نمبر ۸۶۱

REGD. E-P. No 861

جلد ۵ | ۲۸ امان ۱۳۳۵ ہش - ۱۵ شعبان ۱۳۷۵ھ - ۲۸ مارچ ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

لاہور ۱۹ مارچ۔ آج حضور کا طبی معائنہ ہوا دو ڈاکٹر اور ایک حکیم صاحب تشریف لائے۔ اور دوائی تجویز کی۔ ظہر و عصر کی نماز حضور نے جمع کر کے پڑھائی۔ اور اس کے بعد قریباً ڈیڑھ گھنٹہ اپنے خدام میں رونق افروز رہے اس کے علاوہ حضور نے ملاقاتیں بھی کیں۔ اس طرح حضور نے قریباً سارا دن مصروفیت میں گذارا جس کی وجہ سے شام کے وقت کوفت محسوس ہوئی۔

ربوہ ۲۱ مارچ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کل بعد دوپہر لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا۔ صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے (الحمد للہ) احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ | لاہور ۲۱ مارچ (۱) صاحبزادہ مرزا منظفر احمد صاحب کو خدا تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ افاقہ ہو رہا ہے اور پیشاب کی بندش بھی دور ہو گئی ہے گو ابھی کمزوری کافی ہے بخار بھی ہو جاتا ہے (۲) محترم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب بعارضہ نمونیہ بیمار ہیں۔ کل رات ٹمپریچر ۱۰۲ تھا نمونیہ کی شدت میں پہلے کی نسبت کمی ہے۔

ایک عظیم الشان دعا اور اس کی قبولیت

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے۔ مدظلہ العالی

گذشتہ اشاعت میں اس بات کا ذکر کیا گیا تھا کہ خدا کی ہستی کا واضح اور عملی ثبوت دعا اور اس کی قبولیت ہے۔ اور ضمناً یہ بھی بتایا گیا تھا کہ حضرت سرور کائنات بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا پر کاربند رہنے اور پھر اس کے غیر معمولی اثرات سے بہرہ ور ہونے کے لئے خاص تاکید فرمائی ہے۔ اور ذیل کے مضمون میں قرآن کریم کی ایک عظیم الشان دعا اور اس کی قبولیت کا ایک نمونہ معقول رنگ میں پیش کیا گیا ہے (ادارہ)

سورۃ فاتحہ کی زبردست شہادت | قرآن مجید میں اپنی سب سے پہلی سورۃ میں یہ عظیم الشان دعا سکھاتا ہے کہ:-

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ۔ (سورۃ فاتحہ آیت ۶ و ۷)

"یعنی اے ہمارے خدا جس نے ہماری طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے تو ہمیں سیدھے رستہ کی طرف ہدایت دے وہ رستہ جو تیری طرف سے انعام پانے والوں کا رستہ ہے۔"

یہ آیت جو قرآن مجید کے بالکل شروع میں درج ہے اور جسے ہر باعمل مسلمان دن میں کم از کم تیس دفعہ پڑھتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کے لئے ایک عظیم الشان بشارت کی خبر دے رہی ہے۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ مسلمانوں کو یہ دعا سکھاتا ہے کہ تم مجھ سے وہ تمام انعام مانگو جو میں تم سے پہلی اُمتوں میں انعام پانے والے لوگوں پر کرتا رہا ہوں۔ یہ ظاہر ہے کہ اس دعا میں صرف ہدایت طلب کرنا مقصود نہیں ہے۔ کیونکہ اگر صرف یہی مقصد ہوتا تو اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کے الفاظ کہنا کافی تھے اور اس کے ساتھ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ کے الفاظ زیادہ کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں تھی۔ ان الفاظ کا زیادہ کرنا صاف ظاہر کرتا ہے کہ اس جگہ صرف عام طلب ہدایت کی تعلیم دینا مقصود نہیں بلکہ اصل غرض یہ ہے کہ گذشتہ انعام پانیوالوں کے انعاموں کی طرف توجہ دلا کر مسلمانوں کے دلوں میں ان انعاموں کی طلب اور ان کے حصول کے لئے تڑپ کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اور اُمتِ محمدیہ کے معیار کو بلند کر کے مسلمانوں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی جائے کہ جو انعام پہلی اُمتوں کو متفرق طور پر ملتے رہے ہیں وہ سب کے سب تمہارے لئے بصورتِ اتم جمع کر دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ اس کی تشریح میں قرآن مجید دوسری جگہ فرماتا ہے کہ:-

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا۔ (سورۃ نساء آیت ۷۰)

"یعنی جو لوگ خدا اور اس رسولؐ کی سچی سچی پیروی اختیار کرتے ہیں وہ اُن لوگوں کے ساتھ شامل کئے جائیں گے جن پر ہم نے انعام کیا یعنی نبی اور صدیق اور شہید اور صالح اور یہ سب انعام پانے والی جماعتیں آپس میں بہت مبارک رفیق اور بہترین ساتھی ہیں۔"

حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر سورۂ فاتحہ کی شہادت

اے دوستو جو پڑھتے ہو اُم الکتاب کو
سوچو دعائے فاتحہ کو پڑھ کے بار بار
دیکھو خدا نے تم کو بتائی دعا یہی
پڑھتے ہو پنج وقت اسی کو نماز میں
اس کی قسم کہ جس نے یہ سورت اتاری ہے
یہ میرے رب سے میرے لئے اِک گواہ ہے
میرے مسیح ہونے پہ یہ اِک دلیل ہے

اب دیکھو میری آنکھوں سے اس آفتاب کو
کرتی ہے یہ تمام حقیقت کو آشکار
اُس کے حبیبؐ نے بھی سکھائی دعا یہی
جاتے ہو اس کی رہ سے در بے نیاز میں
اُس پاک دل پہ جس کی وہ صورت پیاری ہے
یہ میرے صدق دعوے پہ مُہرِ اِلٰہ ہے
میرے لئے یہ شاہدِ ربِّ جلیل ہے

پھر میرے بعد اوروں کی ہے انتظار کیا
توبہ کرو کہ جینے کا ہے اعتبار کیا

انعام پانیوالوں کے چار طبقات | اس آیت میں اللہ تعالیٰ انعام والے لوگوں کے مختلف طبقات بیان فرماتا ہے۔ اور بتاتا ہے کہ دین کے رستہ میں منعم علیہ لوگ چار قسم کے ہوتے ہیں۔ اوّل نبی دوم صدیق۔ سوم شہید اور چہارم صالح۔ یعنی کوئی شخص اپنی استعداد اور اپنے محاسن کی بنا پر اور بمقتضائے ضرورتِ زمانہ نبوت کا انعام پالیتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے مکالمہ مخاطبہ اور امورِ غیبیہ سے بکثرت مشرف ہو کر مخلوقِ خدا کی طرف مبعوث ہوتا ہے۔ اور کوئی شخص صدیق بن جاتا ہے۔ جس کے عقائد اور اعمال گویا مجسم صداقت ہو جاتے ہیں۔ اور اُس کے قول اور فعل میں کسی نوع کی منافرت باقی نہیں رہتی۔ اور کوئی شہید کا درجہ پا لیتا ہے جس کی زندگی اور موت دین کے رستہ میں گویا ایک مجسم شہادت بن جاتی ہے۔ اور کوئی صالح ہو جاتا ہے جس کے اعمال نیکی کا رستہ اختیار کر کے اس رستہ پر پختہ صورت میں قائم ہو جاتے ہیں۔

اب دیکھو کہ ایک طرف اللہ تعالیٰ نے ہمیں سورۂ فاتحہ میں خود یہ دعا سکھائی ہے کہ اے مسلمانو! تم ان لوگوں کا رستہ تلاش کرو اور ان لوگوں کی برکتوں کے طالب بنو جنہوں نے تم سے پہلے خدا کے انعام پائے بلکہ جہاں سابقہ اُمتوں نے یہ انعام متفرق صورت میں حاصل کئے وہاں تم ان سب انعاموں کو اپنے اندر جمع کرنے کی کوشش کرو۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ نے خود یہ تشریح فرما دی کہ انعام پانیوالوں سے ہماری مراد نبی اور صدیق اور شہید اور صالح ہیں۔ تو اب ان دو واضح آیتوں کو ملانے سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُمتِ محمدیہ کے لئے جو خدا کے فضل سے سب اُمتوں میں سے افضل ترین اُمت ہے نبوت کے انعام کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ ورنہ یہ ہرگز ممکن نہیں تھا کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ سورۂ فاتحہ میں یہ دعا سکھاتا کہ اے خدا ہمیں انعام پانیوالے لوگوں میں شامل فرما۔ اور دوسری طرف خود یہ تشریح فرماتا کہ انعام پانیوالوں سے ہماری مراد نبی اور صدیق اور شہید اور صالح ہیں۔ اور پھر باوجود اس کے اپنے حبیبؐ کی اُمت پر ان برکات کے دروازے بند رکھتا!!

عزیزو اور دوستو غور کرو اور اپنے دل و دماغ کی کھڑکیوں کو کھول کر سوچو کہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ یہ دعا سکھاتا ہے کہ ہمیں انعام پانیوالے لوگوں میں شامل کر اور دوسری طرف وہ ہمیں یہ بتاتا ہے کہ انعام پانیوالوں سے نبی اور صدیق اور شہید وغیرہ مراد ہیں تو کیا ان دو قرآنی آیتوں کے مرکب مفہوم سے اس کے سوا کوئی اور بات ثابت ہوتی ہے یا ہو سکتی ہے کہ اس اُمت کے لئے جو خدا کے فضل سے افضل ترین اُمت ہے، جس طرح صدیق اور شہید اور صالح کا انعام کھلا ہے اسی طرح نبوت کا انعام بھی کھلا ہے؟ ورنہ ہمارے خدائے قدوس پر نعوذ باللہ یہ الزام آتا ہے کہ ایک طرف تو وہ ہمیں خود کہتا اور ترغیب دیتا ہے کہ مجھ سے یہ چیزیں مانگو اور دوسری طرف وہ اپنا ہاتھ کھینچ لیتا ہے کہ میں تو یہ چیزیں تمہیں ہرگز نہیں دوں گا۔ افسوس صد افسوس کیا خدائے بزرگ و برتر کی ذات ہی ایسی رہ گئی ہے کہ اس کے ساتھ یہ کھیل کھیلا جائے؟ (باقی ختم نبوت کی حقیقت صفحہ ۲ کالم ۳ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

ذکر و فکر

اسلام کا پیش کردہ خدا

اخبار پرتاپ کے تین سوالوں پر ایک نظر

(از اسسٹنٹ ایڈیٹر)

(۲)

دوسرا سوال

دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا آپ کا دشواس ہے کہ وہ صرف تبھی آپ کے پاس آئے گا جب آپ اُسے محمد کا واسطہ دیں گے۔ اور رام کا نام لینے سے وہ آنے سے انکار کر دیتا ہے"۔

یہ سوال بھی اُسی قسم کی عدم واقفیت یا اسلام کے بارہ میں غلط فہمی کی بنا پر پیدا ہوا ہے۔ اسلام کا ہرگز ہرگز ایسا نظریہ نہیں بلکہ وہ تو اس بارہ میں ایسا عظیم الشان نظریہ پیش کرتا ہے۔ کہ جس کی نظیر غالباً کسی مذہب میں بھی نہیں پائی جاتی۔ چنانچہ وہ خود حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ:

اذا سئلك عبادي عني فاني قريب۔ اجيب دعوة الداع اذا دعان فليستجيبوا لي وليومنوا بي لعلهم يرشدون

یعنی جب میرے بندے میری تلاش میں میرے متعلق دریافت کریں تو اُن کو بتادو کہ میں تو ان کے بالکل ہی قریب ہوں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ میں ہر دعا کرنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں بشرطیکہ ایسی خواہش رکھنے والا اس انداز سے میرے حضور طالب جواب ہو کہ فی الحقیقت اس کا مجھ پر پورا اعتقاد ہے تب وہ اپنے مقصد کو پالے گا اور میں اُس کے پاس جاؤں گا۔

اس آیت قرآنی سے ظاہر ہے کہ اسلام کے نزدیک ہمارا خدا ہر وقت ہر انسان کے پاس آنے کو تیار ہے۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ خود انسان بھی اپنے من کو ایسا بنالے جس میں وہ بس جائے۔ جونہی وہ اس کے لئے تیار ہو خدا کی پریم بھری آغوش اُس کو اپنے پہلو میں لینے کے لئے کھلی ہے۔ پس یہ انسان کا اپنا اختیار ہے کہ چاہے تو اس سے لپٹ جائے یا اپنی بدنصیبی کے باعث اُس سے دور بھاگ جائے!!

باقی رہا اُس کی ملاقات کے لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دینا تو اس میں کوئی شک نہیں کہ جب حضرت محمد مصطفےٰ محبوب خدا ہوئے تو اگر ہم ان کا واسطہ دیں تو اس میں قابلِ اعتراض بات کون سی ہے۔ کیا دنیا میں ایسا نہیں ہوتا کہ عظیم شخصیت تک پہنچنے کے لئے اسی قدر عظیم المرتبت واسطہ اور تعلق کی ضرورت ہوتی ہے۔ بالخصوص جبکہ واسطہ پکڑا جانے والا فی الواقعہ ان خوبیوں کا حامل ہو جن کے باعث ہماری نظر انتخاب اس پر پڑی ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جس شخص پر دوسرے کی قدر و منزلت کما حقہٗ ظاہر نہیں ہوتی وہ اُس کی عظمت و برتری کو سمجھنے سے قاصر ہے۔ اس لئے سب سے پہلے اس بات کو ذہن نشین کر لینے کی از حد ضرورت ہے۔

فرض کیجئے ہم کسی ایسے مقام پر پہنچنا چاہتے ہیں جو ہمارا دیکھا بھالا نہ ہونے کے باوجود اُس تک جانے کے لئے بہت سے پُرپیچ دشوار گذار رستوں سے گزرنا ہے۔ ایسے وقت میں لامحالہ کسی ایسے رہبر کامل کی ضرورت ہوگی جو نہ صرف ان رستوں کا واقف ہو۔ بلکہ وہ پہلے منزل مقصود کا واقف بھی ہو۔ پس یہی حالت اس جاہ و جلال کے نبیؐ کی ہے۔ جس نے نہ صرف کوچۂ یار کی نشان دہی کی بلکہ وہ اپنی پاک طاقت سے اس کے دربار تک لے بھی گیا!!

اگر کہو کہ اس کا ثبوت کیا ہے تو لو اسی زمانہ کے ایک صاحب تجربہ آپ کے ہم وطن انسان کی زبان سے سنو! حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس ہادی کامل صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت فرماتے ہیں:۔

" ہزاروں درود اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں اُس پاک نبی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوں جس کے ذریعہ سے ہم نے وہ زندہ خدا پایا جو آپ کلام کر کے اپنی ہستی کا آپ ہمیں نشان دیتا ہے۔ اور آپ فوق العادت نشان دکھلا کر اپنی قدیم اور کامل طاقتوں اور قوتوں کا ہم کو چمکنے والا چہرہ دکھاتا ہے سو ہم نے ایسے رسول کو پایا جس نے خدا کو ہمیں دکھلایا اور ایسے خدا کو پایا جس نے اپنی کامل طاقت سے ہر ایک چیز کو بنایا اس کی قدرت کیا ہی عظمت اپنے اندر رکھتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ "

(نسیم دعوت صـ)

اسی طرح فرمایا:۔

" ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ اور احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزار برس تک نہیں مل سکتی تھی ۔ ۔ ۔ ۔

. . . .

سو آخری وصیت یہی ہے کہ ہر ایک روشنی ہم نے رسول نبی اُمّی کی پیروی سے پائی ہے۔ اور جو شخص پیروی کریگا وہ بھی پائے گا۔ اور ایسی قبولیت اُس کو ملے گی کہ کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں رہے گی۔ زندہ خدا جو لوگوں سے پوشیدہ ہے اُس کا خدا ہوگا۔ اور جھوٹے خدا سب اُس کے پیروں کے نیچے کچلے اور روندے جائیں گے۔ وہ ہر ایک جگہ مبارک ہوگا اور الٰہی قوتیں اس کے ساتھ ہوں گی"۔ (سراج منیر صـ۸۲ و ۸۳)

اب لیجئے اس سوال کے آخری حصہ کو کہ

"۔ (کیا) رام کا نام لینے سے وہ آنے سے انکار کر دیتا ہے؟"

گو اصلاً ہمیں اس سے اتفاق نہیں جیسا کہ ہم نے اوپر اس کے متعلق پوری وضاحت کر دی ہے۔ کہ اسلام کے نزدیک خدا کی محبت بھری آغوش ہر بندے کے لئے کھلی ہے۔ لیکن اس جگہ سوال تو یہ ہے کہ کیا کوئی مرد میدان ایسا ہے جو اس طرح غیر مبہم الفاظ میں دعوےٰ کرے جس طرح حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے ہادیٔ کامل صلے اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں کیا ہے۔ یعنی بجائے پرانے زمانہ کے قصے اور کہانیاں بیان کرنے کے کیا کوئی دوسرے مذہب کا پیرو دعوے سے کہہ سکتا ہے کہ اس کا خدا تعالےٰ سے اسی قسم کا تعلق ہے کہ وہ میرے پاس آتا ہے اور اپنے شیریں کلام سے مشرف کرتا ہے اور پھر اس ہمکلامی کے یہ یہ غیر معمولی نشان اور واضح ثبوت ہیں؟ ——!!

پس جب ایک طرف واضح ثبوت موجود ہیں۔ اور دوسری طرف فقط خشک منطق تو آپ ہی بتائیے کہ کونسی راہ صحیح اور درست ہے؟!!

تیسرا سوال —— "اردو زبان"

تیسرا سوال یہ ہے کہ

"کیا آپ کا یہ اعتقاد ہے کہ خدا صرف اردو زبان سمجھتا ہے اور دوسری کوئی زبان نہیں جانتا"۔

معلوم نہیں اس سوال سے سائل کی اصل منشا کیا ہے۔ کیونکہ کوئی مسلمان اس بات کا دعویٰ دار نہیں کہ اردو خدائی زبان ہے یا اردو کے سوا کوئی اور زبان خدا نہیں جانتا۔ البتہ ہندوستان کے بیشتر علاقوں میں کثرت سے بولی اور سمجھی جانے والی زبان ہونے کی وجہ سے اسے خاص اہمیت حاصل ہے۔ جب ہندی کو بھارت کی سرکاری زبان قرار دیا گیا تو دستور کی رُو سے دیگر زبانوں کی طرح اردو کو بھی علاقائی زبان تسلیم کیا گیا۔ لیکن بدقسمتی سے وہی ملک جس میں یہ زبان پیدا ہوئی پھولی پھلی اور پروان چڑھی اسی مادر وطن کے بعض نونہال اس کو ملک بدر کرنے پر کمربستہ ہو گئے۔ مگر جو لوگ اس کی قدر و منزلت کو پہچانتے تھے وہ بلا لحاظ مذہب و ملت اس کی حمایت میں کود پڑے چنانچہ یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ اگر مسلمانوں نے اس کی خدمت کی تو ہندوؤں نے بھی اس کا حق ادا کیا پس اگر سائل کی منشا اس سوال کے ذریعہ مسلمانوں کو اس طور سے چڑانا ہے۔ کہ گویا وہ اردو کی حمایت میں اُسے خدائی زبان قرار دیتے ہیں۔ تو سائل نہ صرف غیر معمولی طور پر غلطی خوردہ ہے۔ بلکہ ایک پہلو سے گمراہ کنندہ بھی!!

پس جب اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیا جائے تو پیش کردہ سوال خود بخود حل ہو جاتا ہے ◆

ضروری اعلان

قادیان میں کارکنان کی سخت ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہندوستان میں پیدا کیا۔ اسلئے یہ ہندوستانیوں کا حق ہے کہ وہ سلسلے کے کاموں کے لئے قربانیاں کریں۔ اس لئے تمام جماعتوں کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ اول ڈاکٹر۔ دوم گریجوایٹ۔ سوم میٹرک پاس اگر اپنی زندگیاں ساری عمر کے لئے نہیں تو دس دس سال کے لئے وقف کریں تاکہ ان کو قادیان میں رکھ کر دینی تعلیم دلائی جا سکے۔ اور پھر سلسلہ کے کاموں پر لگایا جا سکے۔

خاکسار مرزا بشیر الدین محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی ۵۶/۳/۱۰

خطبہ جمعہ

"تحریک جدید" جس کا مقصد دنیا میں اسلام کی اشاعت کرنا ہے کوئی نئی تحریک نہیں ہے

یہ تحریک گزشتہ بائیس سال سے جاری ہے اور اگر دو ہزار سال بھی جاری رہے گی تو اس کا نام تحریک جدید ہی رہے گا

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز فرمودہ ۲ مارچ ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ!

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے فرمایا:-

پچھلے جمعہ کا خطبہ تو میں نے مختصر ہی پڑھا تھا۔ لیکن پھر بھی خطبہ کے بعد

بہت زیادہ ضعف

ہوگیا۔ دماغ پر بھی کافی اثر معلوم ہوتا تھا۔ اور اضطراب میں بھی زیادتی ہوگئی تھی۔ اور پھر یہ تکلیف چلتی چلی گئی۔ جمعہ سے ہفتہ آیا۔ ہفتہ سے اتوار آیا۔ اور اتوار سے پیر آیا۔ لیکن اس تکلیف میں کمی واقع نہ ہوئی۔ پیر کے روز ہم لاہور گئے۔ وہاں جاکر شام کے وقت کسی قدر افاقہ ہونا شروع ہوا۔ میں نے وہاں ڈاکٹروں سے مشورہ لیا۔ تو انہوں نے کہا بیماری کے بعد جتنا کام کرنے کی اجازت ہم نے آپ کو دی تھی۔ اس میں کمی کر دیں۔ اور

اچھی غذا

کا استعمال کریں۔ تاکہ جسم میں طاقت پیدا ہو۔ اگر جسم میں طاقت پیدا ہوگئی۔ تو امید ہے آپ جس قدر کام پہلے کیا کرتے تھے اتنا یا اس کے قریب قریب یا اس سے مشابہہ مقدار میں کام کر سکیں گے۔ پھر انہوں نے کہا دراصل ہم سے ہی غلطی سرزد ہوئی تھی۔ کہ ہم نے آپ کو پوری مقدار میں کام کرنے کی اجازت دے دی اور یہ کہہ دیا۔ اب آپ کی صحت اچھی ہے۔ لیکن

تجربہ سے پتہ لگا ہے

کہ آپ کے جسم میں اتنی طاقت نہیں۔ کہ آپ جتنا کام پہلے کرتے تھے اتنا یا اس کے قریب کام کر سکیں بہرحال اس وقت ہمارا یہی مشورہ ہے کہ آپ کام کی مقدار میں فوراً کمی کر دیں۔ لیکن ڈاکٹروں کو کیا علم ہے کہ میں کس تکلیف میں مبتلا ہوں۔ اگر اخبار میں یہ خبر شائع ہو جاتی ہے۔ کہ میری طبیعت خراب ہے۔ تو دوست مصیبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اور گھبرا جاتے ہیں۔ اور اگر اخبار میں یہ خبر چھپ جائے کہ میری طبیعت اچھی ہے۔ تو پچاس آدمی روزانہ ملاقات کے لئے آجاتے ہیں۔ اور اس وقت تک دم نہیں لیتے جب تک کہ وہ مجھے بیمار نہ کر دیں۔ گویا میری مثال ایسی ہی بن جاتی ہے۔ جیسے

پہلی جنگ عظیم کے وقت

برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر لائڈ جارج نے کہا تھا کہ ہم جرمنی کو نارنگی کی طرح اس طرح نچوڑیں گے۔ کہ اس میں کوئی قطرہ باقی نہ رہے۔ بہرحال اس دفعہ میں لاہور گیا۔ تو ڈاکٹروں نے کہا دراصل غلطی ہم سے ہی ہوئی تھی۔ کہ ہم نے آپ کو کام کرنے کی اجازت دیتے ہوئے آپ کی عمر کا اندازہ نہ لگایا حالانکہ عمر کی ایک حد پر جاکر کام کی مقدار کو کم کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے آپ کو بھی اپنی عمر کا لحاظ رکھتے ہوئے کام کی مقدار کو کم کرنا پڑے گا۔ اس عمر میں اگر آپ یا آپ کی جماعت یہ خیال کرے کہ آپ جوانی جیسا کام کر سکیں گے تو یہ درست نہیں۔ آپ کو اس عمر میں

کام کی مقدار

بہرحال کم کرنی چاہیئے۔ اور پھر غذا کا خاص لحاظ رکھنا چاہیئے۔ تاکہ جسم میں طاقت پیدا ہو۔

ڈاکٹر مشورہ تو دے دیتے ہیں۔ کہ میں خوب کھاؤں۔ تاکہ جسم میں طاقت پیدا ہو۔ لیکن

مشکل یہ ہے

کہ مجھے بھوک ہی نہیں لگتی۔ اور جب میں یہ کہتا ہوں۔ کہ مجھے بھوک نہیں لگتی تو ڈاکٹر کہتے ہیں کہ میں خوب چلوں پھروں تاکہ بھوک لگے۔ لیکن میں زیادہ چلوں پھروں تو میری ٹانگیں تھک جاتی ہیں۔ پس میری عجیب حالت ہے۔ کہ اگر آرام کروں تو بھوک نہیں لگتی۔ اور اگر چلوں پھروں تو ٹانگیں تھک جاتی ہیں۔ بہرحال ڈاکٹروں نے کہا ہے کہ مجھے طبیعت پر جبر کرنا چاہیئے۔ اور طبیعت چاہے نہ چاہے۔ مجھے خوب کھانا پینا چاہیئے۔ تا جسم میں طاقت پیدا ہو۔ اور موجودہ اعصابی کمزوری دور ہو۔

اس کے بعد میں اختصار کے ساتھ دوستوں کو

ایک واقعہ کی طرف توجہ

دلاتا ہوں جو مجھے لاہور میں پیش آیا۔ میں ایک دوست کو ملنے کے لئے اس کے مکان پر گیا۔ تو اتفاقاً وہاں حکومت مغربی پاکستان کے ایک ذمہ دار افسر بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ میرے پرانے واقف تھے۔ اس لئے جب میں وہاں گیا۔ تو وہ کھڑے ہو گئے۔ اور بڑی محبت سے ملے۔ اس کے بعد بیٹھے تو انہوں نے اپنی گفتگو کے دوران میں بتایا۔ کہ میں چند دن ہوئے حکومت مغربی پاکستان کے ایک دوسرے ذمہ دار افسر کو ملنے کے لئے گیا تھا۔ انہوں نے باتوں باتوں میں اس بات کا ذکر کیا کہ میرزائی بھی آرام سے نہیں بیٹھے۔ وہ روزانہ نئی نئی باتیں نکالتے رہتے ہیں۔ جس کی وجہ سے دوسرے مسلمانوں کو اشتعال آجاتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ اب میرزائیوں نے

ایک نئی تحریک

شروع کر دی ہے۔ جس کی وجہ سے دوسرے مسلمان چڑتے ہیں۔ آپ بتائیں کہ یہ کیا بات ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ ہم نے کوئی نئی تحریک شروع نہیں کی۔ ہاں ۱۹۳۴ء میں ایک تحریک جاری کی گئی تھی۔ جس پر بائیس سال گذر چکے ہیں۔ اور چونکہ اس کا نام

تحریک جدید

ہے اس لئے مخالفوں کو موقعہ مل گیا ہے کہ وہ بالا افسروں سے کہیں کہ ہم نے اب ایک نئی تحریک شروع کر دی ہے۔ اس پر وہ جنس پڑے اور کہنے لگے ۱۹۳۴ء والی تحریک کا تو مجھے بھی علم ہے۔ میں بھی اسی سال مذہبی جوش میں احرار کے جلسہ میں شمولیت کے لئے قادیان گیا تھا۔ اور مجھے یاد ہے۔ کہ آپ نے ان دنوں ایک نئی تحریک جاری کی تھی۔ پھر میں نے انہیں بتایا کہ اول تو جیسا کہ آپ جانتے ہی ہیں

یہ تحریک نئی نہیں

بلکہ ۱۹۳۴ء سے جاری ہے۔ اور اس پر بائیس سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ دوسرے اگر یہ تحریک نئی بھی ہو تب بھی مسلمانوں کے لئے اس پر چڑنے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس تحریک کا مقصد یورپ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کرنا ہے۔ اور اگر یورپ امریکہ میں

اسلام کی تبلیغ

کی جائے تو اس میں پاکستانی مسلمانوں کو چڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس پر انہوں نے بتایا کہ وہ کئی دفعہ حکومت کی طرف سے غیر ممالک کے دورہ پر گئے ہیں۔ اور وہاں انہوں نے ہمارے مبلغوں کو دیکھا ہے۔ اور ان کا تاثر یہ ہے۔ کہ وہ

بہت عمدہ کام

کر رہے ہیں۔

بہرحال میں نے انہیں بتایا کہ ہم نے کوئی نئی تحریک جاری نہیں کی۔ بلکہ یہ تحریک ۱۹۳۴ء سے جاری ہے۔ اور پھر آپ خود بھی بتا رہے ہیں کہ جب یہ تحریک جاری کی گئی تھی۔ تو آپ احرار کے جلسہ میں شمولیت کے لئے قادیان گئے تھے۔ اور آپ کو علم ہے کہ اس وقت یہ تحریک جاری کی گئی تھی۔ پھر اس تحریک کا مقصد امریکہ اور یورپ میں اسلام کی اشاعت ہے۔ اور آپ نے اپنے سرکاری دوروں میں بھی دیکھا ہے۔ کہ ہمارے مبلغ باہر کام کر رہے ہیں۔ اور اگر امریکہ اور یورپ کے لوگوں کو کلمہ پڑھایا جائے۔ تو اس میں دوسرے مسلمانوں کو غصہ دلانے والی کون سی بات ہے۔ میں نے انہیں بتایا کہ دراصل بات یہ ہے کہ پہلے

جماعت کے دوست

صرف اپنے ملک میں اسلام کی اشاعت کے لئے چندہ دیتے تھے۔ یا لنگر خانہ سکول اور جماعت کے دوسرے اداروں کے لئے چندہ دیتے تھے۔ ۱۹۳۴ء میں جماعت سے ایک نیا چندہ طلب کیا گیا۔ تاکہ اس کے ذریعہ دوسرے ممالک میں بھی اسلام کی اشاعت کی جائے۔ اور چونکہ یہ چندہ پہلے چندہ سے زائد تھا۔ اور نیا تھا۔ اس لئے اس کا نام تحریک جدید رکھ دیا گیا۔ اب آپ دیکھ لیجئے کہ صرف تحریک جدید نام کی وجہ سے یہ کہنا کہ ہم نے کوئی نئی تحریک جاری کی ہے۔ اور یورپ اور امریکہ میں اسلام کی اشاعت کے کام کے متعلق یہ کہنا کہ ہم نے اسے دوسرے مسلمانوں کو چڑانے کے لئے شروع کیا ہے کتنا بڑا ظلم ہے۔ اگر وہ احمدی ہوتے تو دوسرے ذمہ دار افسر کو یہ جواب دے سکتے تھے۔ لیکن جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔ وہ احمدی نہیں ہیں۔ بلکہ بعض امور میں انہیں

ہم سے سخت اختلاف ہے۔ لیکن وہ ایک شریف انسان ہیں۔ اور ہر بات کو

صحیح نقطۂ نگاہ

سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ اور انہیں مجھ سے تعلق بھی ہے۔ ان کے سامنے جب دوسرے ذمہ دار افسر نے یہ بیان کیا۔ کہ احمدیوں نے ایک نئی تحریک جاری کر رکھی ہے۔ تو انہیں بھی غلطی لگ گئی۔ لیکن چونکہ انہیں خیال تھا۔ کہ ممکن ہے ان افسر صاحب کو غلطی لگ گئی ہو۔ انہوں نے ملاقات کے موقعہ پر اس بات کا مجھ سے بھی ذکر کر دیا۔ اور میں نے انہیں بتا دیا کہ یہ بات غلط ہے۔ بہر حال ہمارے مخالفوں نے تحریک جدید کے نام سے فائدہ اُٹھا کر بالا افسروں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔ اور ان میں سے بعض کو اس نام سے غلطی لگ گئی ہے۔ اور پھر یہ غلطی اس طرح پھیلتی چلی جاتی ہے کہ ہمارے ایک دوست نے تحریک جدید کے چندہ کی لسٹ بھیجی۔ تو معلوم ہوا کہ ان کا وہ لفافہ ضبط ہو گیا ہے۔ اور سی۔ آئی۔ ڈی کے پاس پہنچا دیا گیا ہے۔ سی۔ آئی۔ ڈی کا ایک افسر ان کے پاس آیا۔ اور اس نے دریافت کیا۔ کہ یہ کیا تحریک ہے۔ اس کا مقصد کیا ہے۔ اور پھر یہ روپیہ کہاں سے آئے گا۔ وہ دوست کہتے ہیں کہ اس افسر کے سوالات سے مجھے محسوس ہوا کہ انہیں میری ارسال کردہ لسٹ سے شبہ ہوا ہے۔ کہ کوئی نئی تحریک جاری کی گئی ہے۔ جو ممکن ہے حکومت اور ملک کے مفاد کے لئے مضر ہو۔ چنانچہ میں نے اسے تحریک جدید کے متعلق

پوری معلومات

مہیا کیں جن کی وجہ سے اسے تسلی ہو گئی۔ اور وہ واپس چلا گیا۔ وہ لسٹ چونکہ دفتر میں پہنچ گئی ہے۔ اس لئے معلوم ہوتا ہے کہ سی۔ آئی۔ ڈی نے اسے ضبط نہیں کیا۔ بلکہ آگے روانہ کر دیا ہے ہاں شبہ کو دور کرنے کے لئے اس کا ایک افسر لسٹ بھیجنے والے دوست کے پاس گیا۔ اور اس سے متعدد سوالات کئے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ سی۔ آئی۔ ڈی کو یہ شبہ پیدا ہوا کہ کوئی ذمہ دار افسر اپنے ماتحتوں سے جبری چندہ لے رہا ہے۔ ورنہ پولیس اس غلطی کا ارتکاب نہیں کر سکتی۔ کہ کسی جماعت کے ممبر جماعتی کاموں کے لئے چندہ دیں۔ اور وہ ان کی نگرانی کرنے لگ جائے۔ بہر حال جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ تحریک جدید کے نام کی وجہ سے بالا افسروں کو دھوکا میں ڈالا جا رہا ہے۔ حالانکہ یہ تحریک بائیس سال سے جاری ہے۔ اور اگر وہ ہزار سال تک بھی یہ تحریک جاری رہے تب بھی اس کا نام تحریک جدید ہی رہے گا۔ افسروں کو محض دھوکا دیا جا رہا ہے۔ مگر ہم دوسرے مسلمانوں کو چڑانے کے لئے نئی نئی باتیں نکالتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کا خیال نہیں کیا۔ کہ یہ تحریک صرف نام کی وجہ سے نئی ہے۔ ورنہ اور کوئی بات نہیں۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں ایک گاؤں کو آباد ہوئے بعض دفعہ سینکڑوں سال کا عرصہ گذر چکا ہوتا ہے لیکن اس کا نام

نواں پنڈ

ہی ہوتا ہے۔ اب نواں پنڈ ہونے کی وجہ سے کوئی شخص یہ شکایت نہیں کرتا کہ حکومت کی زمین پر فلاں شخص نے ایک نیا گاؤں آباد کر لیا ہے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ سکھوں اور مغلوں کے عہد میں بھی اس کا نام نواں پنڈ ہی تھا۔ انگریز آئے تب بھی اس کا نام نواں پنڈ ہی تھا۔ پاکستان بنا۔ تب بھی اس کا نام نواں پنڈ ہی ہے۔ اور اگر پاکستان ہزار سال تک بھی چلا جائے۔ تب بھی اس کا نام نواں پنڈ ہی رہے گا۔ قادیان کے پاس بھی ایک گاؤں نواں پنڈ تھا۔ وہ گاؤں ہمارے دادا نے بسایا تھا۔ اور اس پر ۸۰-۹۰ سال کا عرصہ گذر چکا تھا۔ لیکن ابھی تک اس کا نام نواں پنڈ ہی ہے۔ پھر لاہور کے ضلع میں بھی ایک گاؤں نواں پنڈ ہے۔ اگر محض "نواں" نام ہونے کی وجہ سے کوئی شخص یہ شکایت کرے۔ کہ کسی نے

سرکاری زمین

پر نیا گاؤں آباد کر لیا ہے۔ تو اس سے زیادہ احمق اور کون ہوگا۔ ہمارے ہاں ایک بچہ تھا جس کی والدہ فوت ہو چکی تھی۔ اس نے غور کرنے کے بعد سمجھا کہ گھر کی آبادی کے لئے ضروری ہے۔ کہ میرا والد دوسرا نکاح کرے۔ مگر اسے یہ بھی نظر آتا تھا کہ لوگ اس کے والد کی عمر بڑی بتلاتے ہیں۔ اس نے دوسروں سے کہیں 'نوجوان' کا لفظ سنا ہوا تھا۔ مگر غلطی سے وہ اصل لفظ صرف 'جوان' سمجھتا تھا۔ نو کو ۹ کا ہندسہ قرار دیتا تھا۔ ایک دن کہنے لگا۔ لوگ کہتے ہیں کہ میرے باپ کی عمر بڑی ہے۔ حالانکہ وہ ابھی آٹھ جوان ہے۔ جس طرح اُسے نو کے لفظ سے غلطی لگ گئی۔ اور اس نے اسے نو کا ہندسہ قرار دے دیا تھا۔ اسی طرح "جدید" کے لفظ سے ہمارے مخالف بھی اس تحریک کو کوئی نئی تحریک سمجھنے لگ گئے ہیں۔ عربی میں بھی ایک لطیفہ مشہور ہے کہ ایک بادشاہ دورہ کرتے ہوئے ایک گاؤں کے پاس سے گذرا اس نے پوچھا کہ اس گاؤں کا کیا نام ہے۔ اسے بتایا گیا۔ کہ اس کا نام "قم" ہے۔ اور

عربی زبان

میں "قم" کے معنے ہوتے ہیں۔ کھڑا ہو جا۔ اسے یہ نام بہت پسند آیا۔ اس نے فوراً ایک کاغذ پر یہ حکم لکھ کر شہر کے قاضی کو بھیج دیا۔ کہ یا قاضی

القم عزلتك فقم۔ یعنی اے قم کے قاضی تو کھڑا ہو جا اور یہاں سے نکل جا۔ میں نے تجھے معزول کر دیا ہے۔ جب اس کی معزولی کی خبر لوگوں میں مشہور ہوئی۔ تو اس کے دوست اس کے پاس آئے اور انہوں نے دریافت کیا کہ یہ حکم کس قصور کی بناء پر نافذ ہوا ہے۔ اس نے کہا کہ میرا قصور تو کوئی نہیں۔ صرف اتنی بات ہے کہ بادشاہ کو یہ قافیہ پسند آ گیا ہے۔ اور اس نے یہ حکم لکھ کر مجھے بھیج دیا ہے۔ تو بعض نام بھی اپنے اندر

ایک عجوبہ

رکھنے والے ہوتے ہیں۔ یہی حال تحریک جدید کا ہے۔ اگر اس پر دو ہزار سال بھی گذر جائیں۔ تب بھی اس کا نام تحریک جدید ہی رہے گا۔ حالانکہ یہ پرانی چیز ہوگی۔ پس اس نام سے دوسرے مسلمانوں کو چڑنے کی ضرورت نہیں۔ اور پھر جیسا کہ میں بتا چکا ہوں اس کا مقصد یورپ اور امریکہ میں اسلام کی اشاعت کرنا ہے۔ اگر یورپ اور امریکہ کے لوگوں کو کلمہ پڑھایا جائے۔ تو اس میں مسلمانوں کے لئے گھبراہٹ کی کوئی بات نہیں ہو سکتی۔

بہر حال جماعت کے دوستوں کا فرض ہے کہ وہ لوگوں کی غلط فہمیوں کو دور کریں اور ساتھ ہی دعاؤں سے بھی کام لیں۔ کیونکہ ہمیں کیا پتہ ہے۔ کہ دوسروں کے دلوں میں کیا زہر بھرا ہوا ہے۔ اور انہیں کیا کچھ دھوکا دیا گیا ہے۔ مثلاً اسی واقعہ کو ہی لے لو۔ اس کا مجھے اتفاقاً پتہ لگ گیا۔ اور پتہ بھی ایک ایسے شخص سے لگا۔ جو جماعت کا ممبر نہیں۔ ہاں وہ

منصف مزاج

ہے۔ اور ہر بات کو صحیح نقطۂ نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اگر میں وہاں نہ جاتا۔ اور وہ افسر مجھے نہ ملتے۔ تو اس بات کا مجھے علم نہ ہوتا۔ پس جو زہر دوسروں کے دلوں میں بھرا ہوا ہے۔ اس کا علاج سوائے خدا تعالےٰ کے اور کوئی نہیں کر سکتا۔ اس لئے آپ لوگ دعائیں کریں۔ کہ خدا تعالےٰ آپ کے راستہ سے ہر قسم کی روکوں کو دور کرے۔ اور وہ آپ کو اس طرح کام کرنے کی توفیق دے۔ کہ آپ کسی کا دل دکھانے کا موجب نہ بنیں۔ بلکہ لوگوں کی دلجوئی اور دنیا میں امن قائم کرنے کا موجب بنیں۔ اور یہ بات خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے۔ آپ کے اختیار میں نہیں۔ کیونکہ وہی

دلوں کے بھید جانتا ہے

اور اگر وہ چاہے تو سب کچھ کر سکتا ہے۔

مختلف مقامات پر جلسہ مصلح موعود

(رپورٹ بوساطت دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

حیدر آباد دکن ۲۰؍ فروری ۱۹۵۶ء کو جلسہ مصلح موعود مردوں کی طرف سے کیا گیا جس میں مستورات کا بھی انتظام تھا اس وجہ سے مستورات لجنہ اماء اللہ حیدر آباد اور سکندر آباد نے مل کر ۲۵؍ فروری کو یوم مصلح موعود منایا۔ چھ بہنوں نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور آخر میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے خاص طور پر دعا کروائی گئی۔ جلسے کا پروگرام شام پانچ بجے سے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

بنگلور ۲۰؍ فروری ۱۹۵۶ء کو لجنہ اماء اللہ بنگلور کی مستورات نے یوم مصلح موعود منایا۔ تمام مستورات حاضر ہوئیں۔ لجنہ کی متعدد ممبرات نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے مضامین پڑھے۔ آخر میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی درازئ عمر کے لئے دعا کی گئی۔

بھرت پور ۲۰؍ فروری کو لجنہ اماء اللہ بھرت پور کے زیر انتظام جلسہ مصلح موعود کیا گیا جس میں مقامی مبلغ نے پیشگوئی مصلح موعود پر تقریر کی۔ آخر میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے دعا کروائی گئی۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ عاجز کا الیف۔ اے کا امتحان ۱۶؍ اپریل سے شروع ہو رہا ہے۔ بزرگان محترم و درویشان کرام سے کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ طالب دعا ناصر احمد خالد منزل ربوہ۔

۲۔ میں جب سے ربوہ میں آیا ہوں ہومیوپیتھک علاج کرا رہا ہوں لیکن مجھے ابھی تک افاقہ نہیں ہوا بلکہ ہر تیسرے چوتھے روز نیا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ میری بینائی اور شنوائی بہت کم ہو گئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ میری صحت کے لئے دعا فرمادیں (خاکسار قریشی عطاء الرحمٰن درویش قادیان حال ربوہ)

۳۔ حیدر آباد کے ایک غیر از جماعت دوست مکرم ملک عبدالرشید صاحب اپنی گوناگوں پریشانیوں کے ازالہ اور غیر معمولی قرضوں کی زیر باری سے سبکدوش ہونے کیلئے احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ انکی سب پریشانیوں کو دور کر کے انکے لئے اطمینان کا سامان کرے۔ آمین (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان) ۳۔ میرے بھائی تاحال لاہور ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب سے اسکی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ اسی طرح حضرت عرفانی صاحب بھی تاحال علیل ہیں انکی صحت کاملہ کے لئے بھی درخواست دعا فرمائیں (ملک صلاح الدین ایم اے قادیان)

ذکر حبیب علیہ السلام

از حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی

(۳)

سیرت و اخلاق

میرے آقا، ہاں محسن عظیم آقا کی سیرت اور اخلاق کو واضح کرنے کے لئے آپؑ کی زندگی کے سینکڑوں واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ کیونکہ آپؑ کے حالات اور واقعات ایک کھلی ہوئی کتاب ہیں اور آپؑ کا زمانہ نہ صرف تاریخی زمانہ ہے۔ بلکہ اس میں پریس اور ذرائع آمد و رفت کی ایسی سہولتیں میسر ہیں جو اس سے پہلے حاصل نہ تھیں۔

آپؑ کی زندگی کا ایک نمایاں پہلو یہ تھا کہ آپؑ تکلّف بناوٹ اور تکلّف سے اپنے آپ کو ممتاز ظاہر کرنے کی عادت نہ تھی۔ آپؑ کی ہر حرکت و سکون سے اس بات کی شہادت ملتی تھی۔ ایک دفعہ حضرت اقدس علیہ السلام معہ چند خدام کے چولہ صاحب کی زیارت کے لئے ڈیرہ بابا نانک تشریف لے گئے۔ وہاں ایک بڑے درخت کے نیچے کپڑے بچھا کر حضورؑ معہ احباب جماعت کے بیٹھ گئے جب قصبہ کے لوگوں کو آپؑ کی آمد کا علم ہوا تو ملاقات کے لئے آئے۔ چونکہ آپؑ کی مجلس بزرگانہ سادگی کا ایک نظارہ تھی اور آپؑ کے مقدس وجود کے لئے کوئی نمایاں جگہ نہ بنائی گئی تھی۔ اس لئے بہت سے لوگوں کو دھوکہ لگا کہ مولوی محمد احسن صاحب مرحوم مسیح موعود اور پرگنہ بٹالہ کے گورو ہیں۔ اور وہ ان سے معانقہ کرنے لگے۔ لیکن پھر مولوی صاحب کے بتانے پر وہ حضرت اقدس علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اس قسم کے واقعات آپؑ کی زندگی میں کئی دفعہ ہوئے

آپؑ کی سیرت کا ایک نمایاں وصف یہ تھا کہ آپؑ کسی شخص کے ساتھ دشمنی نہ رکھتے تھے۔ بیشک آپؑ کا مقابلہ بدی اور برائی سے ہوتا تھا۔ لیکن آپؑ کسی برے یا مخالف شخص کی ذات کے ساتھ کوئی بغض یا کینہ نہ رکھتے تھے۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی آپؑ کے سخت ترین مخالفوں میں سے ایک تھے اور گویا آپ کی مخالفت انہوں نے اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا تھا۔ وہ ہر جائز و ناجائز طریق سے آپؑ کی تذلیل اور نقصان دہی کی کوشش کرتے رہتے تھے لیکن باوجود اس کے آپؑ نے ان کو کیسا ہی دردناک اور وفادارانہ لہجے میں مخاطب فرمایا ہے۔ اور یہ خطاب آپ کا اس وقت کا ہے جب وہ آپؑ کے مخالف محاذ میں لیڈر کی حیثیت سے پیش پیش تھے۔ آپؑ فرماتے ہیں :-

قَطَعْتَ وِدَادًا قَدْ غَرَسْنَاهُ فِی الصِّبَا
وَلَیْسَ فُؤَادِیْ فِی الْوِدَادِ یُقَصِّرُ

یعنی تو نے محبت کے اس پودے کو جو ہم نے ہم جماعت ہونے کی حیثیت میں بچپن میں لگایا تھا کاٹ دیا ہے۔ لیکن باوجود تیری اس مخالفت اور ایذا رسانی اور بے وفائی کے میرا دل تو اب بھی محبت میں کوتاہی نہیں کرتا۔

آپؑ کی زندگی کا یہ بھی ایک نمایاں پہلو تھا کہ آپ دنیوی آرام و سہولیات میں اپنے لئے کوئی خاص رعایت نہ چاہتے تھے۔ بلکہ اپنے خدام اور دوستوں کی خدمت میں لذّت اور راحت محسوس کرتے تھے۔ آپ کے عہدِ سعادت میں جب میں آپ کے گھر کی نگرانی اور پہرہ کا فریضہ ادا کرتا تھا۔ اور آپ کے رہائشی کمرہ متصل بیت الفکر میں رات کو سوتا تھا۔ تو سردی کا موسم آ گیا۔ میرے پاس گرم بستر نہ تھا۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے ایک رات میرے پاس سے گذرتے ہوئے چارپائی پر ٹانگیں اکٹھی کرکے سویا ہوا پایا اور محسوس کیا کہ مجھے سردی لگ رہی ہے آپ نے اپنی پوستین کہ اسی وقت میرے اوپر ڈال دی۔ جس سے میں گرم ہو کر آرام سے سو گیا۔ اور علی الصبح حکیم فضل دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ کو حکم دے کر ایک دن کے اندر میرے حسب منشاء گرم بستر تیار کروا دیا۔ اسی طرح آپؑ کے زمانہ کی بات ہے۔ کہ ایک دفعہ قادیان کے قصابوں نے کوئی خطرناک شرارت کی۔ اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے حکم دیا کہ ان سے اس وقت تک گوشت خریدنا بند کر دیا جائے۔ جب تک کہ وہ اپنی اصلاح نہ کریں چنانچہ آپؑ کے ارشاد پر سب احباب نے گوشت ترک کرکے دال کھانا شروع کر دی۔ اور آپؑ خود بھی دال سبزی استعمال فرمانے لگے۔ ایک دن حضرت مولوی سرور شاہ صاحب نے عرض کیا کہ میرے پاس ایک بکری ہے حضور اس کو اپنے استعمال میں لائیں۔ یہ سن کر حضرت نے فرمایا کہ میرا دل اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ ہمارے دوست ہمارے کہنے پر دالیں کھائیں اور ہمارے گھر میں گوشت پکے۔

غرض آپکے اخلاق نے یہ گوارا نہ کیا کہ آپ اپنے لئے تو کوئی خاص انتظام کر لیں۔ اور دوسرے لوگ آپ کی عائد کردہ ممانعت کی وجہ سے گوشت استعمال کرنے سے رکے رہیں۔

جہاں تک میں نے حضرت اقدس علیہ السلام کی زندگی کا مطالعہ کیا ہے۔ آپؑ مایوسی کے بہت بڑے دشمن تھے۔ آپ کی مجلس اور صحبت میں بیٹھنے والا شخص امید اور امنگ سے بھر جاتا تھا۔ آپؑ کے ہشاش بشاش چہرے کے دیکھنے سے ہی سالہا سال کے غم اور کلفتیں دور ہو جاتی تھیں۔ آپؑ فرمایا کرتے تھے۔ کہ انسان کی فطرت میں خدا تعالیٰ نے گناہوں پر غالب آنے کا مادہ رکھا ہے۔ پس خواہ انسان اپنی بدیوں اور بداعمالیوں سے کیسا ہی گندہ ہو گیا ہو اس کے لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ وہ جب بھی نیکی کی طرف جھکنا چاہے گا۔ اس کی نیک فطرت اس کے گناہوں پر غالب آ جائے گی۔ اس امر کو آپؑ مثال کے ذریعہ اس طرح سمجھایا کرتے تھے۔ کہ پانی کے اندر آگ کو بجھانے کی خاصیت ہے۔ پس پانی خود خواہ کتنا ہی گرم ہو جائے۔ یہاں تک کہ وہ ملات میں آگ کی طرح ہو جائے پھر بھی اگر آگ پر ڈالا جائے تو وہ آگ کو بجھا دے گا۔ اس عمدہ نکتہ سے آپؑ نے کتنے ہی مایوسی کے شکار انسانوں کو مایوسی کے گڑھے سے نکال کر امید اور ترقی کی بلند چٹان پر کھڑا کر دیا۔

غیروں کی بعض آراء

میں نے وقت کی قلت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت اقدس علیہ السلام کے اخلاق و سیرت کے متعلق چند باتیں عرض کی ہیں۔ جہانتک کہ میں نے آپؑ کے پاک اور مقدس وجود کو دیکھا ہے اور مجھے خدا کے فضل سے ایک لمبا عرصہ آپؑ کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ میں پورے یقین اور وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس زمانہ میں چوٹی کے اخلاق کے مالک حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تھے۔ آپؑ کی وفات پر برہمو سماج کا مشہور اخبار برہمچارک لاہور ریوں گویا ہوا :-

" ہم یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ مرزا صاحب کیا بلحاظ لیاقت اور کیا بلحاظ اخلاق و شرافت ایک بڑے پایہ کے انسان تھے "۔

اسی طرح مشہور رسالہ تہذیب نسواں لاہور کے ایڈیٹر صاحب نے تحریر کیا :-

" مرزا صاحب مرحوم نہایت مقدس اور برگزیدہ بزرگ تھے۔ اور نیکی کی ایسی قوت رکھتے تھے جو سخت سے سخت دل کو تسخیر کر لیتی تھی۔ وہ نہایت باخبر عالم، بلند ہمت مصلح۔ اور پاک زندگی کا نمونہ تھے ہم انہیں مذہباً مسیح موعود تو نہیں مانتے۔ لیکن ان کی ہدایت اور رہنمائی مردہ روحوں کے لئے واقعی مسیحائی تھی "۔

آخر میں میں اپنے نوجوان عزیزوں سے یہ بھی گذارش کرتا ہوں کہ وہ اپنے آقا کے حالات اور واقعات زندگی کا بار بار مطالعہ کریں۔ اور اپنی زندگیوں اور کیریکٹر کو اس کے مطابق ڈھالیں۔ یہی وہ طریق ہے جو احمدیت کو پھیلانے اور خود ان کو خداوند عالمیان اور مخلوق خدا کا محبوب بنانے کا موجب ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔

(باقی)

ذکر و فکر

شب برات اور آتشبازی

خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان کا سرا اہل اسلام ہے کہ اس نے ہمیں موجودہ زمانہ کے معلم اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے صحیح جانشین کے پہچاننے اور اُنکی جماعت میں داخل ہونے کی توفیق بخشی۔ ہم اس برگزیدہ جماعت میں کیا داخل ہوئے کہ اس دنیا ہی میں ایک جنت کا دروازہ کھل گیا!! زیادہ تفصیلات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے جب اُن بدعتوں اور بدرسومات کو دیکھتے ہیں جو نام کے مسلمانوں میں راہ پا چکی ہیں جن سے اگر وہ آج چھوڑنا بھی چاہیں تو نہیں چھوٹ سکتے۔ یہ اُس مقدس وجود کی برکت ہے کہ اس کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کے معاً بعد یکدم چھوٹ جاتی ہیں!!

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے کیا ہی عمدہ الفاظ میں اپنے اور اپنی جماعت کے لائحہ عمل کو پیش کر دیا ہے

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلین
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدؐ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

منجملہ اُن بدرسومات کے ایک نہایت ہی تکلیف دہ رسم ہے جو شعبان کی چودہ تاریخ کو شب برات کے نام سے اس طور سے منائی جاتی ہے کہ مسلمان اپنے گھروں میں پٹاخے چھوڑتے اور آتش بازی کرتے ہیں جو اس پہلو سے ہندوؤں میں دیوالی کے تہوار کی نقل معلوم ہوتی ہے اور ہر سال اس طرح کی آتش زنی پر ہزاروں روپے کو آگ کی نذر کر دیا جاتا ہے۔ یہ خوشی کا مقام ہے کہ اس سال عام مسلمانوں کے بعض حلقوں میں آتشبازی کے خلاف آواز اُٹھائی گئی۔ اور اس کے لئے معین ذرائع اصلاح بھی تجویز کئے گئے دیکھیں کہاں تک ان پر عمل ہوتا اور نتیجہ خیز ثابت ہوتے ہیں، مگر ہمارے خیال میں یہ سب باتیں فروعی ہیں۔ پہلا کام مسلمان کو حقیقی مسلمان بنانا ہے اُس کے اندر نور ایمان پیدا کرنے کی ضرورت ہے اُس کو محبت رسول یاد دلانے کی حاجت ہے جب آپ ایسا کرینگے تو یہ باتیں آپ ہی آپ دور ہو جائیں گی۔ آخر صدر اسلام میں بھی تو قتنہ شراب پینے والے کیونکر یکدم تارک شراب ہو گئے؟؟ اور ایکبار کے اعلان نے انہیں اُم الخبائث کے مٹکوں کو توڑنے پر آمادہ کر دیا!! وہ نور

تازہ خبروں کی روشنی میں

سٹالن اور اُس کے جانشین

کس قدر عبرتناک ہے انجام اُس شخص کا جو چندسال پیشتر ایک وسیع مملکت کے سفید وسیاہ کا مالک تھا۔ ہاں وہی جو مردِ آہنی کے نام سے یاد کیا جاتا تھا اور خاص رعب و دقار کا مالک تھا۔ مگر اس کی موت پر ابھی تین سال ہی گزرتے ہیں کہ اُس کے تیس سالہ دورِ حکومت کا طلسم ٹوٹ گیا۔ اس کے دقار و عزت کی قلعی کھل گئی۔ اور آج اُسی کے جانشین اُس کی پالیسی پر برملا طور پر سخت نکتہ چینی کر رہے ہیں۔ ہمارا اشارہ سٹالن اور کمیونسٹ پارٹی کے موجودہ لیڈروں کی طرف ہے۔ جبکہ حال ہی میں ۲۵ فروری کو کانگرس کے اجلاس کے اختتام پر پارٹی کانگرس کے سیکیورٹی سیشن میں تقریر کرتے ہوئے کمیونسٹ پارٹی کے لیڈر خروشچیف نے ۳½ گھنٹہ کی تقریر میں سٹالن پر خاص نکتہ چینی کی۔ اس کے بعد سے مسلسل اس قسم کے انکشافات ہو رہے ہیں۔ جس سے روس کا آہنی پردہ خود روسی قائدین کے ہاتھوں چاک ہو رہا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ انکشافات میں اپنے ناظرین کو بھی شریک کریں۔ کیونکہ ان کی تفصیل جہاں علم میں اضافہ کا موجب ہے وہاں باعثِ عبرت بھی۔ سو ہم ذیل میں ان خبروں میں سے چیدہ چیدہ حصے خلاصۃً نقل کرتے ہیں:-

سٹالن کے مظالم

مسٹر خروشچیف کی جس تقریر کا اوپر حوالہ دیا گیا اُس میں کہا کہ سٹالن کا دورِ حکومت خوف و ہراس، دہشت پسندی اور شبہ کا دور تھا۔ جس میں روس کے ممتاز لیڈران جن میں مسٹر خروشچیف بھی تھے اس کے مظالم و استبداد کا شکار ہوئے۔ مسٹر خروشچیف نے کہا کہ ۱۹۳۶-۳۸ء میں سٹالن کے مظالم کا تقریباً پانچہزار روسی افسر شکار ہوئے۔ جنہیں تہ تیغ کر دیا گیا۔ جبکہ مارشل تکیناچیفسکی پر جاسوسی کے الزامات عائد کئے گئے تھے۔ اور پوشیدہ طور پر مقدمہ چلایا گیا تھا۔ جنگ کے اختتام پر انہیں مظالم کے نتیجہ میں روس کی اقتصادی حالت خراب ہوگئی۔

یہی نہیں بعض معاملہ پر روسی بچوں کو بھی اذیتیں پہنچائی گئیں۔ سٹالن کے ایک قریبی دوست مسٹر سرجو کو بھی اُسباب کا حکم دیا گیا کہ وہ خودکشی کریں ورنہ انہیں قتل کر دیا جائے گا۔ سٹالن کے یہ احکامات اس کے اپنے کوڈ ٹیلی گراموں کے ذریعہ ہوا کرتے تھے۔ جنہیں دوسرے نہیں جانتے تھے۔ اسی طرح نکولائی داز سنسکی کو بھی گولی کا نشانہ بنایا گیا۔ اور سترہویں کانگرس کے تقریباً تین چوتھائی ممبران سٹالن کے مظالم کا شکار ہوئے اور ہلاک کئے گئے۔

سٹالن کی چالبازی

شائع شدہ خبروں میں اس امر کا بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ لینن نے اپنی وفات سے قبل ایک وصیت کے ذریعہ متنبہ کر دیا تھا کہ میرے بعد سٹالن کو جانشین نہ بنایا جائے۔ مگر سٹالن نے نہایت ہوشیاری سے اُسے دبائے رکھا۔ کہا جاتا ہے کہ لینن کی موت کے بعد اس کی بیوہ کروپسکایا اور سٹالن کے تعلقات خراب ہو گئے۔ کروپسکایا نے دھمکی دی کہ وہ لینن کی وصیت کو ظاہر کر دے گی جس پر سٹالن نے اُسے متنبہ کیا کہ اگر وہ اس سے باز نہ آئی۔ تو وہ یہ بات مشہور کر دے گا کہ کروپسکایا لینن کی بیوی نہیں، بلکہ کوئی آوارہ عورت ہے جو دنیا کو دھوکہ دے رہی ہے۔

سٹالن کی یادگاریں

صرف یہی نہیں کہ کمیونسٹ پارٹی کے موجودہ لیڈر سٹالن کی پالیسی پر زبانی نکتہ چینی کر رہے ہیں بلکہ اس بات کی کوشش بھی کی جا رہی ہے۔ کہ اس کی یادگاریں بھی دنیا سے مٹادی جائیں چنانچہ ذیل کی خبر اسی سلسلہ کی ایک کڑی معلوم ہوتی ہے:-

"ماسکو ۱۹ر مارچ۔ لینن کے پائیں باغ میں جو گورکی میں ہے سٹالن کی کرسی غائب ہوگئی۔ مغربی نامہ نگاروں نے بتایا کہ اس سے قبل اس باغ میں دو کرسیاں تھیں۔ اور اس باغ کے گائڈ بتایا کرتے تھے کہ ایک کرسی لینن کی دوسری کرسی سٹالن کی ہے۔ جب ان لوگوں نے حال ہی میں اس باغ کا معائنہ کیا۔ تو وہاں صرف ایک کرسی دیکھی۔ گائڈ نے بتایا کہ یہ لینن کی کرسی ہے۔ جب گائڈ سے اس کرسی کے متعلق سوال کیا گیا۔ تو اس نے بتایا کہ وہ مرمت کے لئے گئی ہے۔ حال ہی میں جارجیہ کی کمیونسٹ پارٹی نے مرکزی کمیٹی کے اخبار نے لینن اور سٹالن کی کرسیوں کا ذکر شائع کیا ہے۔

اسی ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس سے قبل ایک کمرہ کو لینن کا کمرہ بتایا جاتا تھا اب گائڈ اس کے دوستوں کا کمرہ بتلاتے ہیں۔ (الجمعیۃ ۲۲/۳/۵۶)

ردِّ عمل

مانا کہ سٹالن ظالم تھا۔ اُس کی پالیسی سخت قابلِ اعتراض تھی۔ لیکن تیس سال تک۔ لمبے عرصہ تک اس نے اپنی قوم کی قیادت کی۔ اور اپنے ملک کو ایک خاص مقام تک پہنچایا۔ تو لازمی امر ہے کہ ملک میں اُس کے ہم خیال اور اس سے ہمدردی رکھنے والے بھی خاص تعداد میں موجود ہوں گے۔ چنانچہ شائع ہونے والی خبریں اس پر بھی کافی روشنی ڈالتی ہیں کہ جارجیا کے علاقوں میں سٹالن کی توہین کو برداشت نہیں کیا گیا۔ اور خاصے فسادات رونما ہوئے ان کو دبانے کے لئے روسی فوجیں اور مسلح پولیس بھی طلب کی گئی۔

تبصرہ

ان واقعات پر تبصرہ کرتے ہوئے معاصر الجمعیۃ نے بہت خوب لکھا ہے:-

"ان سب باتوں کے باوجود کام تو یوں بھی چل جاتا کہ روسی قائدین خاموشی کے ساتھ اپنی پالیسی تبدیل کر لیتے۔ حیرت اس پر ہے کہ سٹالن سے کھلے طور پر بیزاری کا اظہار کیوں کیا گیا۔ اور ان کو موردِ الزام قرار دینے میں کیا مصلحت سمجھی گئی۔

اگر مصلحت یہ ہے کہ روس میں جو عنصر سٹالن کا حامی ہو وہ نکتہ چینی کے بعد منظرِ عام پر آجائے اور یہ معلوم ہو جائے کہ کون لوگ سٹالن کی پالیسی کو اور کون لوگ خروشچیف اور بلگانن کی پالیسی کو پسند کرتے ہیں۔ تو پھر سٹالن کی مخالفت سمجھ میں آسکتی ہے۔ لیکن اس کے بعد بھی یہ سوال باقی رہتا ہے کہ روسی قائدین سٹالن کے حامیوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہتے ہیں؟

کیا یہ صورت بہتر نہ ہوتی۔ کہ خاموشی سے اپنی پالیسی تبدیل کر لی جاتی اور عوام کو اس کا حامی بنایا جاتا۔ آخر یہ ضرورت کیوں پیش آئی کہ سٹالن خود ہی غدار اور ظالم قرار پا گئے۔ اور اُس کے مجرمانہ دور کا علم ہر شخص کو ہو گیا ہے۔

عبرت کا مقام ہے کہ جو شخص تیس سال تک ایک بڑے نظام کو رعب اور دقار کے ساتھ چلاتا رہا۔ اور زندگی بھر اُس کی پوجا ہوتی رہی اسے اپنی ہی قوم میں ذلیل و خوار کر دیا گیا۔ یہ ہے سیاسی زندگی کا مآل اور یہ ہے خود ساختہ تھیوریوں کا انجام!! (الجمعیۃ ۲۱/۳/۵۶)

— — —

تصویر کا دوسرا رُخ

اس کے برعکس ہمارے سامنے ہزاروں ہزار روحانی پیشواؤں اور مذہبی رہنماؤں کا نیک انجام ہے۔ جو وقتاً بعد وقتٍ ہر زمانہ میں پیدا ہوتے رہے۔ اگرچہ اندھی دنیا نے بعض اوقات جیتے جی اُن کا ساتھ نہ دیا۔ اور بسا اوقات اُن کے درپئے آزار رہی لیکن بعد مرور زمانہ اپنے محسنِ حقیقی کے احسانات کو یاد کر کے نادم و پشیمان ہوئی!! اور اسباب کی ایک بھی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ کہ کسی شخص نے روحانیت میں اعلیٰ مقام حاصل کیا اور اپنے مولیٰ حقیقی سے تعلق جوڑا ہو۔ اور اُس کو بعد میں آنے والوں نے بُرے نام سے یاد کیا ہو؟ بلکہ جوں جوں زمانہ گذرتا گیا۔ اُس کی عزت و توقیر کا حلقہ زیادہ سے زیادہ ہوتا چلا گیا۔ چنانچہ خدا تعالےٰ کی پاک کلام نے ایسوں ہی کے قابلِ رشک انجام کے بارہ میں فرمایا:-

وتركنا عليه في الآخرين

کہ بعد میں آنے والوں میں ان کے متعلق ہم نے ذکرِ خیر چھوڑا ہے۔

پس خوش قسمت ہے وہ انسان جو بعد میں آنے والوں کی زبان سے اچھے نام سے یاد کیا جائے۔ اور مبارک ہے وہ شخص جو اپنے مستقبل کے بارہ میں اس راہ کو اختیار کرتا ہے۔ جس کی منزل سو فیصدی یقینی اور قطعی نیک نامی کی ہے۔!!!

سترہ سیر سونا

جے پور کی ایک خبر ۱۹ر مارچ معلوم ہوا ہے کہ یہاں ایک مندر سے سترہ سیر سے زیادہ سونا۔ چاندی کی تین چھتریاں اور جواہرات چرا لئے گئے جن کی قیمت ڈھائی لاکھ روپیہ ہے۔ یہ مندر شہر کے وسط میں واقع ہے۔ واضح رہے کہ یہ ہندوستان کے قدیم اور بڑے مندروں میں سے ایک ہے اور راجستھان کے راج پرمکھ کا ہے" (الجمعیۃ ۲۲/۳/۵۶)

اس قدر مالی نقصان کی خبر سن کر افسوس لازمی ہے لیکن کیا ہی بہتر ہوتا کہ اس قدر رقم کو کسی کارخانہ یا رفاہِ عام کے کام میں لگا دیا جاتا۔ جہاں راس المال بھی محفوظ رہتا اور اُس سے بیسیوں افراد کی مستقل روزی کا سامان بھی ہو جاتا۔ اسلام نے اموال کو اس طریق سے دولت کو بند کر چھوڑنے کو پسند نہیں کیا۔ لیکن اگر کوئی جمع بھی کرے تو اُس پر ہر سال چالیسویں حصہ کا ایسا ٹیکس لگا دیا ہے جو غرباء کی امداد میں خرچ کیا جاتا ہے۔ اس طرح ہر مالدار یا تو اس دولت کو کسی نہ کسی تجارت پر لگانے کے لئے مجبور ہوتا ہے۔ ورنہ ہر سال کا ٹیکس برابر اس میں کمی کرتا چلا جاتا ہے گویا یہ ایک نہایت ہی مبارک طریق ہے اُن خرابیوں کو دور کرنے کا جن کا صحیح معنوں میں سدِّباب نہ کرتے ہوئے آج دنیا طرح طرح کے اقتصادی مسائل کی اُلجھنوں میں پڑی ہوئی ہے!! (م - ح)

درخواستِ دعا۔ میرے چچازاد بھائی محمد صاحب علاقہ آف تیماپور دکن پر ایک غیر احمدی نے مقدمہ دائر کیا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے چچازاد صاحب کو اس مقدمہ میں کامیاب کرے۔

احمد حسین قادیان

وصیتیں

(وصایا اخبار میں اسں لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کی وصیت میں کسی قسم کی کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اس کی تصحیح کی جا سکے ۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۱۴۲۵۵ میں محمد علی ولد پیرن قوم ارائیں عمر تقریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن چاہ جتوالا ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۔ ۱ ۔ ۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری جائداد منقولہ حسب ذیل ہے غیر منقولہ اراضی نہری و چاہی رقبہ ۳۰ کنال واقعہ چاہ جتوالا موضع لعل ابراہیم تحصیل لودھراں ضلع ملتان جس کی قیمت فی کنال ۔/۷۵ روپے کل رقم ۔/۲۲۵۰ روپیہ ہے میں اس کی ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ العبد نشان انگوٹھا محمد علی ولد پیرن گواہ شد غلام رسول ولد محمد علی قوم ارائیں لودھراں ۔ گواہ شد محمد موسےٰ ولد محمد ابراہیم قوم ارائیں سکنہ لودھراں ۔

نمبر ۱۴۲۶۳ میں عبد الغفور خاں ولد چوہدری بڈھے خاں قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۹ شمالی ڈاکخانہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ۔ ۲ ۔ ۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ۔ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں بصورت دکانداری مجھے خدا کے فضل سے ۔/۵۰ روپے ماہوار آمد ہوتی ہے تا زیست اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا ۔ اس کے علاوہ میری جو جائیداد میرے ترکہ کی ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا ۔ العبد عبد الغفور خاں بقلم خود ۔ گواہ شد محمد حسن بقلم خود سکنہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا ۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ ضلع جھنگ

نمبر ۱۴۲۶۲ میں عبد الغنی ولد حکیم چراغ دین قوم بھٹی پیشہ کاشتکاری عمر تقریباً ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن حال چک ۶۶ ب ۔ ۵ ۔ ر چک ۹ ۔ ۵ ۔ ر تحصیل و ضلع منٹگمری صوبہ پنجاب (پاکستان) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۔ ۱ ۔ ۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ٹھیکہ پر اراضی لے کر کاشتکاری کرتا ہوں اور اس آمد سے گذارا کرتا ہوں ۔ اب تین سال سے مسلسل خسارہ رہا اس لئے میں آمد کی رقم تعین نہیں کرسکتا ۔ البتہ میرے گھر کا ماہوار خرچ ۔/۶۰ روپے ہے جس کو میں اپنی آمد تصور کرتے ہوئے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں جس کی ادائیگی میں ششماہی مقامی جماعت کی معرفت کرتا رہوں گا اور ہر سال اپنی آمد میں کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ربوہ کو دیتا رہوں گا ۔ اس کے بعد اگر میں کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو تو اس جائداد پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ العبد عبد الغنی بقلم خود ۔ گواہ شد علی احمد بقلم خود چک ۶۶ ب ۔ ۵ ۔ ر ضلع منٹگمری ۔ گواہ شد بدر الدین عامل زرند موصی ۔

نمبر ۱۴۲۶۱ میں محمود احمد سعید ولد محمد عثمان صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دفتر وکالت تبشیر ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۔ ۱ ۔ ۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائیداد منقولہ کوئی نہیں ۔ میری آمد اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ ۔/۴۵ روپے گذارہ بطور واقف زندگی ملتا ہے ۔ میں تا زیست اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا ، انشاء اللہ تعالیٰ ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی ۔ العبد محمود احمد سعید واقف زندگی دفتر وکالت تبشیر ربوہ ضلع جھنگ ۔ گواہ شد ملک محمد احمد کارکن وکالت تبشیر ربوہ ضلع جھنگ ۔ گواہ شد ولایت شاہ انسپکٹر وصایا ربوہ ضلع جھنگ ۔

نمبر ۱۴۲۶۰ میں صوفی محمد دین ولد جیون قوم بٹ پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن بدوملہی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۔ ۱ ۔ ۵۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے ۔ نقد روپیہ ۔/۲۰۰ تجارت میں ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ ۔/۴۵ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی اور اگر میں کوئی اور روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا ۔ العبد محمد الدین موصی ۔ گواہ شد اللہ رکھا ولد محمد عبد اللہ انصاری سکنہ معرگ میانہ ڈاکخانہ خاص تحصیل ناروال ضلع سیالکوٹ ۔ گواہ شد صوفی غنی محمد صحابی انسپکٹر وصایا آنریری سکنہ ککھانوالی ضلع سیالکوٹ ۔

نمبر ۱۴۲۵۰ حلیمہ بی بی زوجہ چوہدری قادر بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۷۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۸ رتو ڈاکخانہ چک ۹۸ ڈی ۔ بی براستہ فیروزہ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۔ ۲ ۔ ۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ اس وقت میری حسب ذیل جائداد ہے جس کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں ۔ حق مہر ۔/۲۴۲ روپے اور نقد یکصد روپیہ کل ۔/۳۴۲ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصول کرنے کی حقدار ہوگی ۔ الامۃ نشان انگوٹھا حلیمہ بی بی ۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ ۔ گواہ شد اقبال احمد دفتر حفاظت مرکز ربوہ ۔

شعائر اللہ کی خدمت

اور

تحریک چندہ درویش فنڈ

"ہمارا فرض ہے کہ ہم قادیان میں رہنے والوں کی دلجمعی کی پوری پوری کوشش کریں ۔"

(ارشاد حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

دراصل قادیان کو آباد رکھنا ساری جماعت کا فرض ہے ۔ مگر تقدیر الٰہی کے ماتحت ایک حصہ کو قادیان سے نکلنا پڑا ۔ اور دوسرا حصہ قادیان میں آباد رہنے کی توفیق نہ پا سکا ۔ اور قلیل حصہ ہی کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ وہ موجودہ حالات میں قادیان میں ٹھہر کر خدمت دین بجا لا سکے ۔

پس دوسروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی خدمت اور آرام کا خیال رکھیں اور انہیں کم از کم ایسی مالی پریشانیوں سے بچائیں جو توجہ کے انتشار کا موجب ہوں ۔ یقیناً ہم پر یہ درویشوں کا احسان ہے کہ وہ قربانی کر کے ہماری نمائندگی کر رہے ہیں ۔ پس یہ امداد ہرگز صدقہ یا خیرات کے رنگ میں نہیں بلکہ محبت کا ایک تحفہ ہے جو شکرانہ یا قدر دانی کے رنگ میں ہم پاسبانِ دستانی دوست درویشوں کی خدمت میں پیش کرتے ہیں ۔

حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں جہاں مخلص جماعتیں بڑھ چڑھ کر اس کار خیر میں حصہ لے کر اپنی محبت کا کمال ثبوت دے رہی ہیں وہاں ایسی جماعتیں بھی ہیں جنہوں نے اس تحریک پر لبیک کہی اور کچھ عرصہ پوری گرمجوشی سے اپنے وعدوں کو پورا کرتی رہیں لیکن بعد میں اس تحریک میں حصہ لینا بند کر دیا ۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ نیکی مقبول اور محبوب ہے جو باقاعدگی اور تواتر کے ساتھ کی جائے ۔ لہٰذا اس اعلان کے ذریعہ سے ایک دفعہ پھر جماعت ہائے ہندوستان کو ان کے فرض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے یہ تحریک کی جاتی ہے ۔ کہ وہ درویش فنڈ کی تحریک میں باقاعدگی کے ساتھ حصہ لے کر اپنے اخلاص اور فرض شناسی کا ثبوت دیں ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو ۔　　(ناظر بیت المال قادیان)

پیدائش کی غرض

حضرت مسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے ۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ جو اس غرض کو مدنظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول فکر میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں زمین خرید لوں فلاں مکان بناؤں ۔ فلاں جائیداد پر قبضہ ہو جائے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ کچھ دن تک مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جائے ۔" (الحکم ۲۱ جنوری ۱۹۰۵ء)

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

قابل توجہ سیکرٹریان جماعت ہائے احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال قریب الختم ہے آپ پوری کوشش فرماویں کہ آپ کی جماعت کا بجٹ معہ بقایا سابقہ سو فیصدی وصول ہو جائے ۔ اور اگر کچھ دوست بقایادار رہ جاویں تو مہربانی فرما کر ان کے بقایا کی تفصیلی پوزیشن سے آخر اپریل ۱۹۵۶ء تک نظارت ہذا کو ضرور مطلع فرماویں ۔ امید ہے کہ آپ اپنی مالی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے ۔ اللہ تعالیٰ اس کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرماوے ۔ آمین ۔　　خاکسار ناظر بیت المال قادیان

ولادت :- مکرم نذیر احمد صاحب ٹیلر درویش قادیان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۶ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرماتے ہوئے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے ۔

درخواست دعا :- عاجز تقریباً عرصہ تین ماہ ہوگیا ہے ناچیز خادم سلسلہ اپنے دامنے ہاتھ کے جوڑ کے مقام میں شدید درد اور اسی ہاتھ کے دوسرے حصہ میں بھی سخت درد پیدا ہو کر متورم ہو گیا ہے علاج سے ابتک کوئی افاقہ نہیں ہوا ۔ اس کے علاوہ خاکسار کو مالی مشکلات بھی درپیش ہیں ۔ لہٰذا احباب کرام اور بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے ملتمس ہوں کہ دردِ دل عاجلہ دکاملہ شفایابی کے لئے دعا فرمائی جاوے ۔ عاجز سید صمصام الدین احمد عفی عنہ ۔ (...) پارہ ... فیہ ۔

غیر احمدی شرفاء
اور
تحریک چندہ اشاعتِ اسلام

قبل ازیں حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کے ارشاد کی روشنی میں جملہ احباب جماعت احمدیہ ہندوستان کو تحریک کی جا چکی ہے کہ اشاعتِ اسلام کے احکام کو وسیع پیمانہ پر چلانے اور جاری رکھنے کے لئے غیر احمدی شرفاء سے بھی چندہ کی اپیل کریں۔ حضور نے اس سلسلہ میں تاکیداً ارشاد فرمایا کہ دوست کام کی ابتدائی مشکلات سے نہ گھبرائیں لوگوں کے انکار سے مایوس نہ ہوں بلکہ دیوانہ وار کوشش کرتے چلے جائیں اور حقیر سے حقیر رقم دینے والے کی پیشکش کو بھی خوشی کے ساتھ قبول کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کے نتیجہ میں تبلیغ کی نئی راہیں کھول دے گا۔ اور جماعت کی مشکلات کو آسان فرمائے گا۔

اس غرض کے لئے مجوزہ سیکرٹریان مال اور اکثر مبلغین صاحبان کی خدمت میں مرکز کی طرف سے رسید بکیں ارسال کی جا چکی ہیں۔ جماعتوں کی طرف سے اس تحریک کی کی گئی کارروائی اور اس کے نتیجہ کی رپورٹ ابھی تک نظارت ہذا میں موصول نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی مبلغین صاحبان کی کوشش کی اطلاعات مرکز میں موصول ہوئی ہیں۔ اس لئے جملہ احباب و عہدہ داران احباب کو اس اعلان کے ذریعہ سے ایک بار پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ حضور کے اس منشاء مبارک کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اپنے اپنے حلقہ میں غیر احمدی شرفاء کو جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں سے آگاہ کرتے ہوئے چندہ کی اپیل کریں اگر جماعت کے احباب جمعیتہ میں ایک دن اس کام کے لئے وقف کر کے وفود کے ذریعہ یا انفرادی طور پر کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پوری امید ہے کہ اس میں غیر معمولی کامیابی ہو گی۔

امید ہے کہ عہدہ داران جماعت اور مبلغین صاحبان اس تحریک اپنی جد و جہد اور کوشش کی رپورٹ سے نظارت ہذا کو بھی اطلاع دیتے رہیں اور جمع شدہ رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کی خدمت میں "مد اشاعت اسلام" میں داخل ہونے کے لئے بھجوائیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(ناظر بیت المال قادیان)

یوم التبلیغ

تمام احباب جماعت ہندوستان بالخصوص امراء، سیکرٹری صاحبان تبلیغ اور مبلغین سلسلہ کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۶ء بروز اتوار کو تبلیغ کا دن مقرر کیا جاتا ہے۔ اس دن تمام احباب تنظیم کے ماتحت تبلیغی پروگرام بنا کر احمدیت کا پیغام امن اور روحانی زندگی کا پیغام اپنے ہندو، مسلمان، سکھ، عیسائی وغیرہم دوستوں کو پہنچائیں۔

جو جماعتیں لٹریچر منگوانا چاہیں وہ نظارت دعوۃ و تبلیغ سے منگوالیں نیز جماعتوں کو چاہئیے کہ وہ مقامی طور پر فنڈ اکٹھا کر کے اس موقعہ پر مناسب لٹریچر زیادہ تعداد میں شائع کروا کر تقسیم کریں اور ایسے لٹریچر کی چند کاپیاں نظارت ہذا کو بغرض ریکارڈ بھجوائی جائیں۔

عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ کی رپورٹیں اور ضروری تاثرات جلد از جلد یوم التبلیغ کے بعد نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواست دعا عزیز محمد اسلم صاحب عباسی جو میرا حقیقی بھتیجا اور داماد بھی ہے عرصہ دو ڈیڑھ سال سے مرض دردِ ملا (؟) میں مبتلا ہے باوجود مسلسل علاج کے صحت نہیں ہوئی جملہ احباب و دراویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔ قاضی محمد ظہیر الدین علیپور کھیڑ دہلی

ہندوستان و ممالکِ غیر کی خبریں!

کراچی۔ ۲۳ مارچ پاکستان کو ایک اسلامی جمہوریہ قرار دے دیا گیا۔ اس کے پہلے عارضی صدر میجر جنرل سکندر مرزا اقتدار پا گئے۔ اس روز پاکستان کے طول و عرض میں بڑی شان و شوکت سے جشن جمہوریت منایا گیا۔

لندن۔ ۲۵ مارچ۔ دنیا کے سرکردہ سائنس دان ڈاکٹر لینزل نے بتایا کہ سورج سے حال ہی میں گیس نکلی ہے۔ گیس کی مقدار ۱۰ ہائیڈروجن بموں کی گیس کے برابر تھی۔ یہ گیس آگ کی شکل میں ۲½ کروڑ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے نکلی۔ ۵ سے ۱۰ منٹ تک یہ ایک گنبد کی شکل میں رہی اور اس کے بعد گنبد ختم ہو گیا اور پھر گیس کی رفتار ۷۰۰ میل فی سیکنڈ سے زیادہ ہو گئی اور گیس دو لاکھ مربع میل کے علاقہ میں دیکھی گئی۔ ڈاکٹر لینزل نے بتایا کہ لہروں میں جو گڑبڑ پیدا ہوئی تھی۔ اس کی وجہ سے سورج سے نکلنے والی گیس ہی ہے گیس نکلنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہو سکی لیکن خیال ہے کہ سورج منڈل میں اتھل پتھل یا مقناطیسی قوت کی وجہ سے گیس نکلی ہے۔

کراچی۔ ۲۵ مارچ۔ ترکی اور پاکستان کے وزرائے اعظم مسٹر محمد علی اور مسٹر عدنان مندریز نے کراچی میں ایک مشترکہ اعلان جاری کیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وہ سختی سے بغداد معاہدہ پر ڈٹے رہیں گے اور وہ اسے زیادہ سے زیادہ مؤثر بنانے کے لئے ہر ممکن کارروائی کریں گے بغداد معاہدہ میں ترکی۔ پاکستان۔ ایران۔ عراق اور برطانیہ بھی شامل ہیں مشترکہ اعلان میں کہا گیا ہے کہ بغداد معاہدہ تعمیری نوعیت کا معاہدہ ہے اور اس کا فائدہ ہی فائدہ ہو گا اس سے نقصان ہونے کا کوئی خدشہ نہیں ہے۔

نئی دہلی۔ ۲۵ مارچ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے امریکہ ایک سرکردہ جرنلسٹ مسٹر ہرسٹ کو ایک خاص انٹرویو میں بتایا کہ پر امن ہم وجودیت یعنی جیو اور دوسروں کو جینے دو کی پالیسی جسے ہند سے سادے لفظوں میں پنچ شیل کہا جاتا ہے نے جنگ کو قریب قریب ختم کر دیا ہے۔ اور انہیں پوری طرح دشواشش ہو چکا ہے کہ روس نے اپنی پالیسی کو مکمل طور سے بدل لیا ہے۔ اور اس کے پیش نظر دنیا پر کمیونزم کے غلبہ کا کوئی امکان نہیں۔ پنڈت نہرو نے مزید کہا کہ میری یہ خواہش ہے کہ اتحادی سبھا جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں "پنچ شیلا" کو اپنے معیادی اصول کے طور پر اپنا لے۔

کرنول۔ ۲۵ مارچ۔ بھو میدان تحریک کے بانی آچاریہ ونوبھاوے نے ہند پاکستان سرحدی حملوں سے پیدا شدہ کشیدگی کو کم کرنے کے لئے ایک تجویز پیش کی ہے۔ اس میں انہوں نے کہا کہ بھارت سرکار نے پاکستان کو امریکی فوجی امداد اور سرحدی حملوں کے متعلق جو بیان دیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ بھارت بھی اس چیلنج کو فوجی بنیادوں پر قبول کرنے میں پیچھے نہ رہے گا۔ اور اپنے آپ کو فوجی لحاظ سے مضبوط بنائے گا۔ لیکن اس کی نسبت کیا یہ بہتر نہیں کہ ہم اپنے پڑوس کے خدشات دور کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنا فوجی خرچ گھٹا دیں اور فوجوں کی تعداد گھٹا دیں۔

لنڈن۔ ۲۵ مارچ روس میں اس وقت جو واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ اُن کے پیش نظر اب پھر کچھ لوگوں کو یہ شک گذرنے لگا ہے کہ مارشل سٹالن قدرتی موت سے نہیں مرا بلکہ اُسے سازش کر کے ختم کیا گیا۔ چنانچہ سرکردہ اخبار "سٹیٹسمین اینڈ نیشن" لکھتا ہے کہ یہ باور کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب روس میں ۱۲ سرکردہ ڈاکٹروں کو سٹالن کو ہلاک کرنے کی سازش کے الزام میں گرفتار کیا گیا اُس سے بہت پہلے سٹالن پاگل ہو چکا تھا۔ چنانچہ سٹالن کو ختم کرنے کی سکیم کو عملی جامہ پہنایا گیا۔ کیونکہ سٹالن نے ایک دفعہ مسٹر کروشچیف کو ختم کرنے کی کوشش کی تھی۔

نیویارک۔ ۲۵ مارچ۔ حکومت امریکہ نے اعلان کیا ہے کہ ایٹمی توانائی کے پُر امن استعمال کے لئے بین الاقوامی ایجنسی قائم کرنے کے بارے میں امریکہ، روس اور دس دیگر ملکوں کے درمیان مجمل طور پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ امریکہ کے صدر آئزن ہوور نے یہ تجویز رکھی تھی کہ ایٹمی توانائی کے پُر امن استعمال کے لئے بین الاقوامی ایجنسی قائم کی جائے۔

اعلان

راقم الحروف کے سابق پتہ کو منسوخ سمجھا جائے آئندہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کی جائے۔

Syed Badruddin Ahmed
Anjuman Ahmadiyya
205. Park Street
Calcutta - 17

خاکسار سید بدرالدین احمد عفی عنہ بقلم خود